

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ستائیس سال کا صحت مند نوجوان ہوں ابھی میں نے پچھلے ہی سال شادی کی ہے۔ شادی کے بعد ہم دونوں میاں بیوی ایک سال تک بڑے خوش اور مطمئن رہے لیکن اچانک کچھ دنوں سے میری بیوی کو ایک بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ اس نے چیخا پلانا شروع کر دیا ہے۔ پہلے وہ پرسکون اور خوش رہتی تھی۔ لیکن اب وہ سارے گھر کو لپٹنے سر پر اٹھانے رکھتی ہے۔ گھر والوں نے کسی مولانا کے پاس لے جانے کا مشورہ دیا۔ مجبور ہو کر میں اسے ایک مولانا کے پاس لے گیا۔ انہوں نے دیکھنے کے بعد فرمایا کہ اس کے سر پر جن سوار ہے۔ اس پر پندرہ دنوں تک قرآن پڑھنے اور جھاڑ پھونک کا عمل کرنا پڑے گا۔ یہ عمل پندرہ دنوں تک چلتا رہا لیکن بے سود۔ مولانا نے اس مدت میں ایک تعویذ بھی اس کے گلے میں لٹکایا لیکن کوئی افادہ نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ اس قسم کے عمل کی کوئی شرعی حیثیت ہے یا محض دھوکا دینے کا ایک ذریعہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

متعدد صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مسلمانوں کو جھاڑ پھونک اور گندے تعویذ سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ زانہ جاہلیت میں لوگ اپنے بچوں کو تعویذ گندے سے باندھتے تھے جس کا مقصد نظر بد یا جنوں سے محفوظ رکھنا ہوتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن الرقى والتمائم والتوليد شرك"

"بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ اور جادو و شرک ہے"

جھاڑ پھونک یہ ہے کہ کوئی شخص کچھ مہمل اور بے معنی الفاظ پڑھ کر مریض پر پھونکتا ہے۔ علماء کرام نے جھاڑ پھونک کو تین شرطوں کے ساتھ جائز قرار دیا ہے:

1- پہلی شرط یہ ہے کہ اللہ کا نام یا اللہ کا کلام پڑھ کر پھونکا جائے۔

2- دوسری شرط یہ ہے کہ پڑھی جانے والی چیز عربی زبان میں ہو اور کوئی مہمل بات نہ ہو۔

3- تیسری شرط یہ ہے کہ پڑھنے اور پھونکنے وقت یہ ہنسنے عقیدہ ہونا چاہیے کہ سب کچھ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ وہی ہوگا جو اللہ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ جھاڑ پھونک بذات خود افادیت کی حامل نہیں ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عمل منتقل ہے۔ انہوں نے جو پڑھ کر پھونکا اس کے الفاظ یہ تھے:

"اللهم رب الناس، اذهب البأس، واغث، أنت العافی لا تشاء الا شفاءک، جفاء ولا یطویر سقما"

"اے لوگوں کے رب! تو بلائیں دے۔ تو شفاء عطا فرما۔ بے شک تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء جو کسی بیماری کا نام و نشان نہ چھوڑے"

تعویذ یہ ہے کہ کچھ لوگ لکھ کر یا بغیر لکھے ہاتھوں یا جسم کے کسی حصے پر باندھ دیا جاتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ یہ تعویذ شفا کا موجب ہوگا۔ اسلام نے تعویذ کی جتنی قسمیں ہیں سب سے منع کیا ہے۔ روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس افراد بیعت کے لیے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوسے بیعت کی۔ ایک سے اعراض کیا۔ کسی نے وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے تعویذ باندھ رکھا ہے۔ اس شخص نے فوراً تعویذ توڑ کر پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی اور کہا:

"من عین تریہ فہ اشرك" (9)

"جس نے تعویذ باندھا اس نے شرک کیا"

اسی لیے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین نے سختی کے ساتھ اس عمل سے منع کیا ہے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جس نے کسی کے گلے سے تعویذ کاٹ پھینکا اسے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

ابراہیم نخعی، جو کہ ایک بزرگ تابعی تھے فرماتے ہیں کہ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین ہر طرح کے تعویذ سے نفرت کرتے تھے، خواہ اس میں قرآن کی آیتیں لکھی ہوں یا کچھ اور۔

• مشہور علماء کرام کا قول یہی ہے کہ ہر طرح کا تعویذ حرام ہے۔ میرے نزدیک بھی یہی قول راجح ہے۔ درج ذیل اسباب کی بنا پر:

1۔ جن احادیث میں تعویذ کی حرمت کا ذکر آیا ہے ان میں عموم ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عام تعویذوں کے بارے میں حرمت کا ذکر کیا ہے۔ چاہے اس میں قرآن کی آیتیں لکھی ہوئی ہوں یا کچھ اور۔

2۔ اگر قرآن کی آیت پر مشتمل تعویذ کو جائز قرار دیا جائے تو اس سے مستقبل میں ان تعویذوں کا دروازہ کھل جائے گا جن میں قرآن کی آیتیں نہیں ہوں گی۔

3۔ اس طرح قرآن کی بے حرمتی کا امکان ہے اس لیے کہ تعویذ پہن کر انسان رفع حاجت کے لیے گندی جگہوں پر جا سکتا ہے۔ یا کبھی وہ خود حالت جنابت میں ہو سکتا ہے یا پسینے والی عورت حالت حیض میں ہو سکتی ہے۔

اسلام کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ مرض کے وقت انسان جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا سہارا لے۔ بلکہ اسلام نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ ایسے موقعوں پر ہمیں ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہیے یا ان طریقوں سے علاج کرنا چاہیے جو معروف ہیں۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مرض کی حالت میں انہیں طریقوں سے علاج کیا، جو اس زمانے میں مروج تھے یا پھر حکیموں کی طرف رجوع کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"فتم یا عبادة اللہ اذوا فان اللہ لم یمنع، ولا و شیخ زہدًا، اذوا فان ذوا اللہ" (10)

"اللہ کے بندو! دواؤں سے علاج کرو۔ کیونکہ اللہ نے ہر مرض کے لیے ایک دوا بتائی ہے"

آپ نے اپنی بیوی کی جو حالت بتائی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کوئی نفسیاتی مرض لاحق ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ کسی نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں۔

حدامہ عذمی والنہ اعظم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عقائد، جلد: 1، صفحہ: 106

محدث فتویٰ